سوال

مہر کم رکھنا سنت ہے

جواب

لحمد للہ.

دی اللہ تعالی کی نعمتوں میں ایک نعمت اوراس کی نشانیوں میں ایک نشانی شمار ہوتی ہے.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

م(21).

پھر اللہ عزوجل نے لڑکیوں کے اولیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اورولایت میں موجود عورتوں کی شادی کر دینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

ر(32).

ٰ پر بہت عظیم مصلحت مرتب ہوتی ہے، مثلاامت میں کثرت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نبیوں کے ساتھ اپنی امت کی وجہ سے فخر کرنا، اور مرد و عورت کو ایک طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ کرنا ہے.. اس کے علاوہ اور بھی بہت عظیم مصلحتیں پائی جاتی ہیں.

ر ذمہ داران نے شادی میں رکاوٹ کھڑی کررکھی ہیں، اور وہ اکثر حالات میں شادی کے حصول کے لیے رکاوٹ اور آڑ بن چکے ہیں، وہ اس طرح کہ بہت زیادہ مہر کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اتنا مہر لینے کی کوشش کرتے ہیں جوشادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان کی استطاعت سے بھی باہر ہوتا ہے، حتی کہ بہت

ایک ایسا حق ہے جو شریعت اسلامیہ نے عورت کے لیے فرض کیا ہے، تاکہ وہ اس عورت میں مرد کی رغبت کی تعبیر ثابت ہو، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ء(4).

ٰن نہیں کہ عورت کوایک سامان تجارت شمار کرلیا جائے کہ وہ فروخت ہونے لگے، بلکہ یہ مہر تو عزت اعزاز کا نشان ہے، اور شادی کے عزم اور حقوق کی ادائیگی اور مشقت برداشت کرنے کی دلیل ہے.

ت مطہرہ نے کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کی جس سے مہر تجاوز نہ کرسکتا ہو، لیکن اس کے باوجود شریعت مطہرہ نے مہر کم رکھنے اوراس میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے.

ٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو"

ر(3300) میں صحیح قرار دیا ہے.

ر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"سب سے اچھا اور بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو"

ر(3279) میں صحیح قرار دیا ہے.

ور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کا ارادہ رکھنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا :

"جاؤ جاکر کچھ تلاش کرو چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو متفق علیہ.

ریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اس میں ایک اعلی مثال قائم کی حتی کہ معاشرے میں امور کے حقائق کا رسوخ پیدا ہوجائے، اور لوگوں میں معاملات میں آسانی وسہولت عام ہوجائے.

بوداود اور نسائی میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا :

فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے رخصتی دے دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ر دو، میں نے عرض کیا : میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے.

نچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ تیری حطمی درع کہاں ہے ؟

رض کیا : وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا : اسے وہی درع ہی دے دو"

ر(2125) سنن نسائی حدیث نمبر(3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر(3160) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اہل جنت کی عورتوں کی سردار کا مہر تو یہ تھا.

س بات کی دلیل اور تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام میں فی ذاتہ مہر مقصود نہیں.

ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

مہر میں غلو اور زیادتی مت کرو، کیونکہ اگر یہ کوئی دنیا کی عزت واچھائی ہوتی یا پھر اللہ کے ہاں تقوی ہوتا تو تم میں سے اس کے سب سے زیادہ اولی اور حقدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، آپ نے اپنی کسی بھی بیوی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا، اور نہ ہی آپ کی بیٹیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا، اور

بر (1887) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ (1532) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

(لاتغالوا) : مہر زیادہ کرنے میں مبالغہ مت کرو

(وان الرجل ليثقل صدقة امراته حتى يكون لها عداوة في نفسه) داکرتے وقت وہ اپنے دل میں اس سے عداوت رکھے گا کہ اس کا مہر بہت زیادہ تھا، یا جب وہ اس مہر کے متعلق سوچے اور اس کی مقدار کو دیکھے.

(ويقول قد كلفت اليك علق القربة) وہ رسی جس سے مشکیزہ باندھا جاتا ہے یعنی میں نے تیری وجہ سے ہر چیز برداشت کی حتی کہ وہ رسی بھی جس سے مشکیزہ لٹکایا اور باندھا جاتا ہے "اھ

ں : حاشیۃ السندی ابن ماجہ

ں (135) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر اتنا ہی تھا.

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں کو اس کا دل اپنی بیٹی کا مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے زیادہ کرنے کی کہے تو وہ جاہل واحمق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہر لحاظ سے افضل ہیں، اور وہ سب عورتوں سے ہر صفت میں افضل ہیں، اور اسی طرح امہات المومنین بھی لیکن اس کے باوجود ان کا مہر زیادہ نہ تھا، یہ تو قد

ں (194/32).

شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے :

مام احمد کی روایت یہ تقاضا کرتی ہے کہ چار سو درہم مہر مستحب ہے، استطاعت اور آسانی کے ساتھ یہی مستحب ہے اس مقدار تک ہوسکتا ہے اس سے زائد نہیں "اھ

ر ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں مہر کم ہونے کے دلائل پر کچھ احادیث بیان کی ہیں اور اس کی کم از کم حد متعین نہیں اس کے بعد کہتے ہیں :

حادیث اس کو متضمن ہیں کہ کم از کم مہر کی تعیین نہیں کی جاسکتی... اور مہر میں زیادتی اور مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور یہ قلت برکت اور قلت عمر کا باعث ہے "اھ

اد (178/5).

ں سے یہ واضح ہوا کہ اب لوگ جو کر رہے ہیں اور مہر زیادہ کرتے اور مبالغہ کرتے ہیں یہ شریعت کے مخالف ہے.

مہر کم رکھنے اور اس میں مبالغہ نہ کرنے کی حکمت واضح ہے :

لوں کے لیے شادی کرنا آسان ہو تاکہ وہ شادی کرنا ترک نہ کر دیں، اور اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں نہ پڑ جائیں.

بر (12572) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

10525